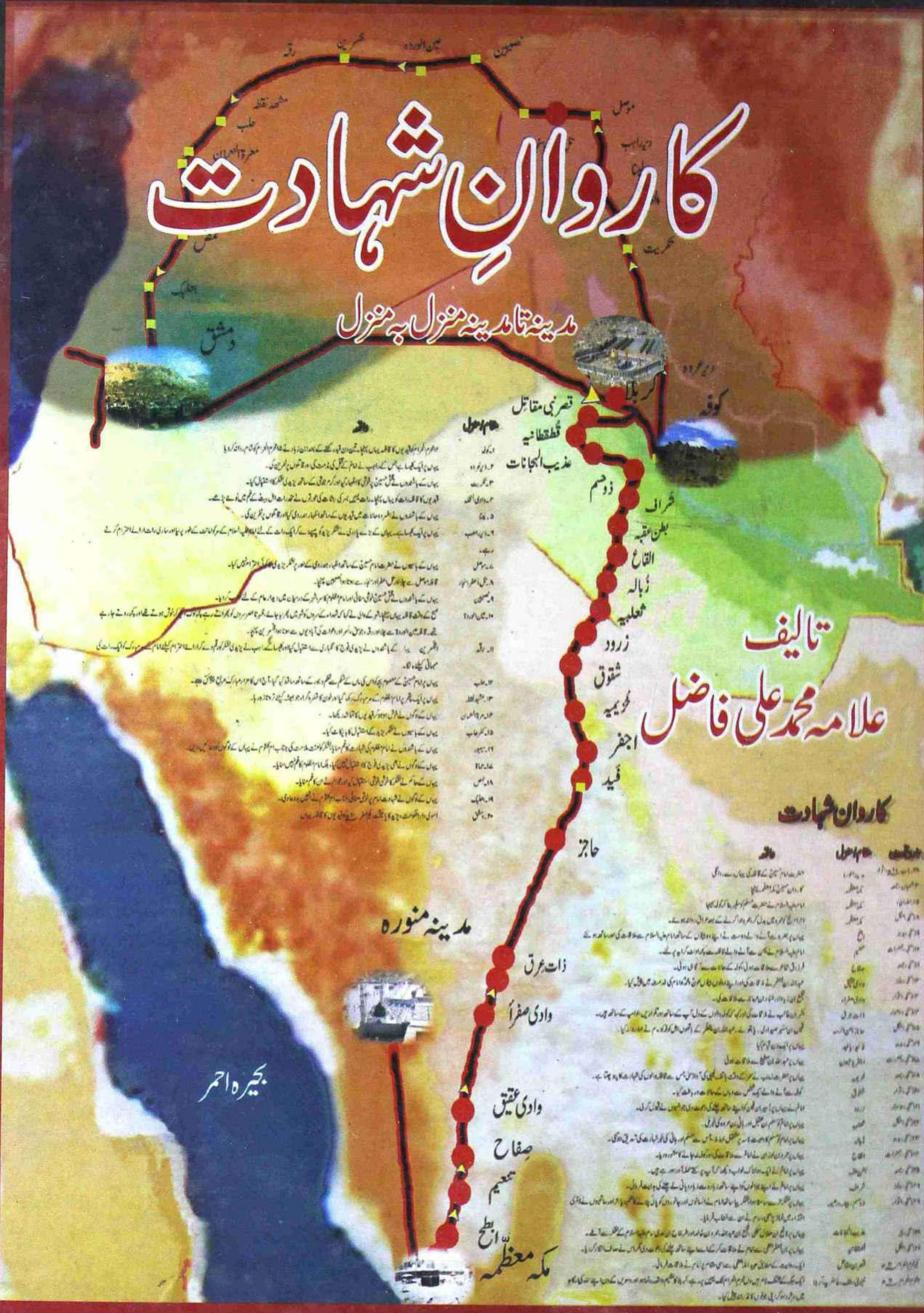
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّھدآء ابوعبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حُجۃُ الاسلام والمسلمین علاّمہ محمّد علی فاضل مُدّظِلّہُ العالی

ناشر:

مکتبۃُ الہادی

جامعۃ الکوثر ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الھادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الھادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

رسوا کرے گا''۔

۲۱۔عُذیب الہجانات
(پیر،۲۸/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(مراصد الاطلاع جلد۲ص ۹۲۵ میں ہے کہ)عُذیب الہجانات ایک وادی کا نام ہے جو بنی تمیم کی طرف منسوب ہے اور قادسیہ تک اس کا فاصلہ چھ میل بنتا ہے۔

(مراصد الاطلاع جلد۲ص ۹۲۵ میں ہے کہ)امام حسین علیہ السلام کا یہ نورانی قافلہ منزلیں طے کرتا ہوا جب ۲۸ ذی الحجہ بروز پیر یہاں پہنچا تو اچانک کچھ لوگ یہاں آن پہنچے،جن کے نام یہ ہیں،نافع بن ہلال،مجمع بن عبداللہ،عمرو بن خالد اور طرماح بن عدی۔

ان کا رہنما طرماح بن عدی تھا،جب یہ سب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حر نے ان کی طرف منہ کر کے کہا:''ان لوگوں کا تعلق چونکہ کوفہ سے ہے میں انہیں گرفتار کر کے ابھی کوفہ بھیجتا ہوں''امام عالیمقامؑ نے فرمایا:''میں تمہیں اس طرح کی اجازت نہیں دوں گا اور جس طرح میں اپنے آپ کو تمہاری اذیتوں سے بچاؤں گا اسی طرح ان کی بھی حفاظت کروں گا،اس لئے کہ یہ میرے اسی طرح یار و مددگار ہیں جس طرح میرے ساتھ مدینہ سے آنے والے دوسرے دوست ہیں،لہٰذا اگر تم اپنے اس عہد پر قائم ہو جو میرے ساتھ کیا ہے تو پھر انہیں آزاد رہنے دو ورنہ پھر ہماری تمہاری لڑائی ہوگی'' یہ سن کر حر اپنے ارادے سے باز آ گئے،اور امام علیہ السلام نے مہمانوں سے فرمایا:

''بتائیے کوفہ کے کیا حالات ہیں؟''

اس پر مجمع بن عبداللہ عائذی نے کہا:

> ''کوفہ کے بڑے لوگوں اور سرداروں کو حکومت نے بڑی بڑی رشوتیں دے کر خرید لیا ہے،ان کے دل بنی امیہ کیلئے نرم ہو چکے ہیں،اب وہ یک دل و زباں ہو کر آپ کے ساتھ دشمنی پر کمر بستہ ہو چکے ہیں، رہے عوام الناس،تو اس وقت ان کے دل آپ کے ساتھ ہیں البتہ کل ان کی تلواریں بھی آپ کے خلاف اٹھ جائیں گی''۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے اپنے ایلچی قیس بن مسہر صیداوی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا:

''انہیں حصین بن نمیر ـــــ یا ابن تمیم ـــــ نے گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس کوفہ میں بھیج دیا اس نے حکم دیا کہ قیس منبر پر جا کر آپ کو اور آپ کے والد ـــــ علی بن ابی طالبؑ ـــــ کو نا سزا کہیں ''جب وہ منبر پر گئے تو انہوں نے آپ پر اور آپ کے والد پر درود و سلام بھیجا اور ابن زیاد اور اس کے باپ پر لعنت، اور آپ کیلئے لوگوں سے مدد کے طالب ہوئے ـــــ اور انہیں آپ کی تشریف آوری کی کی اطلاع بھی دی، جس کی بنا پر ابن زیاد کے حکم کے مطابق انہیں دارالامارہ کی چھت پر لے جا کر نیچے گرا دیا گیا جس سے ان کی شہادت واقع ہوگئی''

یہ سن کر امام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور قرآن پاک میں سے سورہ احزاب کی آیت ۲۳ تلاوت کرنا شروع کر دی:

''فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا'' یعنی کچھ لوگ تو وہ ہیں جو اپنے اوپر لی ہوئی ذمہ داری پوری کر کے چلے گئے، اور کچھ وہ ہیں جو پورا کرنے کے منتظر ہیں، لیکن اپنے عزم و ارادے میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

اس کے ساتھ ہی امامؑ نے ان کے حق میں دعا دیتے ہوئے فرمایا:

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلَهُمُ الْجَنَّةَ وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِکَ وَرَغَائِبِ مَذْخُوْرِ ثَوَابِکَ''

پروردگارا! ہمارے اور ہمارے شیعوں کیلئے بہشت کو ہمارا ٹھکانہ قرار دے، اور ہمیں اور ان کو اپنی رحمت کی قرارگاہ میں یک جا کر دے۔

(مقتل الحسین خوارزمی جلد ا ص ۲۳۳، بحارالانوار جلد ۴۴ ص ۳۷۸، تاریخ طبری جلد ۷ ص ۳۰۲ میں ہے کہ)

پھر آپ نے اپنے دوستوں سے پوچھا: ''تم میں سے کون شخص اس راستے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ جانتا ہے؟'' تو طرماح بن عدی نے کہا: ''ہاں فرزند رسولؐ! میں جانتا ہوں'' امامؑ نے فرمایا ''پھر آگے چلو'' چنانچہ طرماح قافلے کے آگے آگے چلنے لگے اور ساتھ ہی یہ رجز پڑھنا شروع کر دیا:

''یَا نَاقَتِیْ لَا تَذْعَرِیْ مِنْ زَجْرِیْ ـــ وَامْضِیْ بِنَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ''

اس طرح کے اور بھی بہت سے اشعار ہیں جن کے معانی ہیں کہ:

اے میری ناقہ! تو میری جھڑکیوں سے نہ گھبرا اور ہمیں طلوع فجر سے پہلے منزلِ مقصود کی طرف لے جا، ہمارے ہمراہ بہترین سوار اور بہترین مسافر ہیں جن کا تعلق قابلِ فخر خاندان سے ہے، وہ ایسے سردار

ہیں جن کے چہرے سفید اور چمکدار ہیں، گندم گوں نیزے رکھنے والے نیزے باز ہیں، تیز دھار تلواروں کے مالک شمشیرزن ہیں، بافضیلت فخر سے مزین ہیں وہ عظیم اور بزرگوار کشادہ سینے والے افراد ہیں، خداوند عالم انہیں بہترین کاموں کیلئے جزائے خیر عطا کرے، جب تک دنیا باقی ہے خدا انہیں زندہ وسلامت رکھے۔

اے خداوند نفع ونقصان کے مالک! تو میرے سید وسردار حسینؑ کو فتح ونصرت عطا فرما اور لعنت بھیج گمراہ اور کفر کی یادگار نشانیوں کے صخر کی اولاد میں سے دولعینوں پر، یزید ملعون پر جو ہر وقت شراب کے نشے میں مست رہتا ہے اور نابکار کے بیٹے ابن زیاد نابکار پر۔

(مراصد الاطلاع جلد اص ۲۸ میں درج ہے کہ) طرماح نے عرض کی: میں آپ کے ہمراہ آپ کے مختصر ساتھیوں کی تعداد دیکھ رہا ہوں، اگر لڑائی ہو جائے تو حر کا یہی لشکر ہی آپ پر غالب آجائے، جبکہ میں نے کوفہ سے روانگی سے ایک دن پہلے، شہر سے باہر لوگوں کا جم غفیر دیکھا، پوچھا یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ لوگ حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے کی مشق کر رہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ میں نے آج تک اتنا عظیم لشکر نہیں دیکھا۔

حسینؑ مولا! آپ کو خدا کی قسم! جہاں تک ہو سکے آپ ان کے نزدیک نہ جایئے، اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ کسی امن کی جگہ میں پناہ لیں اور وہیں پر رہ کر مستقبل کے بارے میں بہترین منصوبہ سازی کریں تو پھر میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ میرے ساتھ ''کوہ آجا'' کی طرف چلیں ______ یہ بنی طے کے دو پہاڑوں میں سے ایک کا نام ہے، جہاں قبیلہ طے قیام پذیر ہے، ''منزلِ فائد'' سے مغربی جانب واقع ہے اور یہاں سے دوشبانہ روز کا سفر ہے، وہاں پر کافی تعداد میں گاؤں آباد ہیں۔

خدا کی قسم یہ پہاڑ ہمارا مورچہ ہے اور شاہانِ غسان وحمیر اور نعمان بن منذر سے اس نے ہمارا بڑا دفاع کیا ہے، بخدا ہم نے کسی کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے، اور شکست کی ذلت سے کبھی دوچار نہیں ہوئے۔

آپ ابھی سے کوہِ آجا اور کوہِ سلمیٰ کی طرف اپنا قاصد بھیج دیں ابھی دس دن نہیں گزر پائیں گے کہ قبیلہ طے کے سوار اور پیادے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے اور آپ جب تک چاہیں ہمارے پاس رہیں کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گا اور اگر خدانخواستہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آبھی جائے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ دس ہزار شمشیرزن آپ کے آگے جانیں قربان کرنے کیلئے تیار

ہیں جن کے چہرے سفید اور چمکدار ہیں، گندم گوں نیزے رکھنے والے نیزے باز ہیں، تیز دھار تلواروں کے مالک شمشیر زن ہیں، بافضیلت فخر سے مزین ہیں وہ عظیم اور بزرگوار کشادہ سینے والے افراد ہیں، خداوند عالم انہیں بہترین کاموں کیلئے جزائے خیر عطا کرے، جب تک دنیا باقی ہے خدا انہیں زندہ وسلامت رکھے۔

اے خداوند نفع ونقصان کے مالک! تو میرے سید وسردار حسینؑ کو فتح ونصرت عطا فرما اور لعنت بھیج گمراہ اور کفر کی یادگار نشانیوں کے صخر کی اولاد میں سے دولعینوں پر، یزید ملعون پر جو ہر وقت شراب کے نشے میں مست رہتا ہے اور نابکار کے بیٹے ابن زیاد نابکار پر۔

(مراصد الاطلاع جلد ا ص ۲۸ میں درج ہے کہ) طرماح نے عرض کی: میں آپ کے ہمراہ آپ کے مختصر ساتھیوں کی تعداد دیکھ رہا ہوں، اگر لڑائی ہو جائے تو حر کا یہی لشکر ہی آپ پر غالب آجائے، جبکہ میں نے کوفہ سے روانگی سے ایک دن پہلے، شہر سے باہر لوگوں کا جم غفیر دیکھا، پوچھا یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ لوگ حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے کی مشق کر رہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ میں نے آج تک اتنا عظیم لشکر نہیں دیکھا۔

حسینؑ مولا! آپ کو خدا کی قسم! جہاں تک ہو سکے آپ ان کے نزدیک نہ جایئے، اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ کسی امن کی جگہ میں پناہ لیں اور وہیں پر رہ کر مستقبل کے بارے میں بہترین منصوبہ سازی کریں تو پھر میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ میرے ساتھ ''کوہ آجا'' کی طرف چلیں ______ یہ بنی طے کے دو پہاڑوں میں سے ایک کا نام ہے، جہاں قبیلہ طے قیام پذیر ہے، ''منزلِ فائد'' سے مغربی جانب واقع ہے اور یہاں سے دو شبانہ روز کا سفر ہے، وہاں پر کافی تعداد میں گاؤں آباد ہیں۔

خدا کی قسم یہ پہاڑ ہمارا مورچہ ہے اور شاہانِ غسان وحمیر اور نعمان بن منذر سے اس نے ہمارا بڑا دفاع کیا ہے، بخدا ہم نے کسی کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے، اور شکست کی ذلت سے کبھی دوچار نہیں ہوئے۔

آپ ابھی سے کوہِ آجا اور کوہِ سلمٰی کی طرف اپنا قاصد بھیج دیں ابھی دس دن نہیں گزر پائیں گے کہ قبیلہ طے کے سوار اور پیادے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے اور آپ جب تک چاہیں ہمارے پاس رہیں کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گا اور اگر خدانخواستہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آ بھی جائے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ دس ہزار شمشیر زن آپ کے آگے جانیں قربان کرنے کیلئے تیار

ہوں گے اور وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک آپ کا دفاع کریں گے''۔

(کامل بن اثیر جلد ۴ ص ۵۰) میں ہے کہ امامؑ نے یہ سن کر فرمایا:

''خدا تمہیں اور تمہارے قبیلے کو جزائے خیر دے، میں نے اور اس گروہ یعنی حر کے لشکر نے یہ معاہدہ کیا ہے جس سے نہیں پھر سکتے، اور خدا جانے کہ ان کا اور ہمارا انجام کیا ہو؟

(نفس المہموم ص ۱۹۵ میں ہے کہ) جب طرماح نے دیکھا کہ امام علیہ السلام اپنے عہد پر مضبوطی سے قائم ہیں تو انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: ''خدا آپ کو جن وانس کے شر سے محفوظ رکھے، چونکہ میں نے اپنے اہل وعیال کے پاس کھانے پینے کا سامان پہنچانا ہے، لہٰذا اجازت عطا فرمائیں کہ جلدی سے یہ سامان ان تک پہنچا کر آپ کی خدمت میں واپس آ جاؤں، اگر میں خدمت میں پہنچ گیا تو آپ کی ضرور مدد کروں گا''

امامؑ نے فرمایا:

''اگر تمہارا میری امداد کا ارادہ ہے تو پھر جلدی جاؤ، خدا تمہیں مغفرت فرمائے''۔

طرماح کہتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا ہے کہ امام علیہ السلام کو میری مدد کی ضرورت ہے، لہٰذا میں اپنے اہل وعیال کے پاس جلدی سے گیا اور ان کے امور کو مرتب کرنے کی وصیت کی اور جلدی سے واپس لوٹنے لگا، انہوں نے میری اس جلدی کا سبب دریافت کیا تو میں نے اپنا سارا مدعا بیان کر دیا، اور ''بنی ثعل'' کے راستے سے امامؑ کی طرف لوٹ آیا، جب ''عذیب الہجانات'' پر پہنچا تو وہاں پر مجھے ''سماعہ بن بدر'' ملا جس نے مجھے بتایا کہ امامؑ تو کربلا میں شہید کر دیئے گئے ہیں یہ سن کر میں واپس آ گیا۔

۲۲۔ قُطقُطانیہ

(منگل، ۲۹/ ذیحجہ ۶۰ ھ)

(معجم البلدان جلد ۴ ص ۳۷۴ میں ہے کہ) ''قُطقُطانیہ'' کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، یہاں سے ''رُہیمہ'' کا فاصلہ بیس میل سے کچھ زیادہ ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کا یہ الٰہی کاروان عذیب الہجانات سے چلا اور ۲۹/ ذیحجہ بروز منگل یہاں پر پہنچا، حر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔


عراق
دجله
فرات
بغداد
دمشق
کربلا
نینوا
قصر بنی مقاتل
کوفه
عین الرهمیه
نجف
عذیب الهجانات
بیضه
ذوحسم
مغیثه
واقصه
شراف
قرعاء
بطن عقبه
قاع
بصره
شقوق
زباله
بطان
ثعلبیه
حائل
زرود
خزیمیه
اجفر
فید
توز
سمیرا
حاجر
نقره
مغیثه الماوان
ماء السلیله
ریاض
عمق
مدینه
معدن بنی سلیم
افیعیه
مسلخ
غمره
دریای سرخ
ذات عرق
صفاح
تنعیم
جده
بستان بنی عامر
مسیر حرکت امام حسین(ع)